



سوال

(10) شیعہ عامی کا سوال

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محضور جناب علامہ صاحب قبلہ و کعبہ صاحب یا علی مدد سلام علیکم کے بعد گزارش ہے کہ ایک مسئلہ کی تحقیق چار کتابوں سے دینا ہے وہ مسئلہ یہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کی آیت آنے سے قبل قرآن پڑھ کر سنایا ہے یا کہ نہیں؟ اگر سنایا ہے تو بحوالہ کتاب و نمبر صفحہ کتاب اہلسنت و جماعت دین اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وحی آیات لانے سے پہلے امت کو حکم خداوندی سنایا کرتے تھے اور خدا تعالیٰ سے حکم ہوا کہ آپ وحی آنے سے پہلے حکم نہ سنایا کرو۔ ہمارا اس پر ایمان ہے کہ سنا دیا کرتے تھے اور فریق ثانی اس بات کے خلاف ہے وہ کہتا ہے کہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا اگر ایسا ہے تو میں شیعہ ہو جاؤں گا اگر نہ دکھایا تو تم سنی ہو جاؤ اور ہمارے درمیان تحریر نامہ لکھا گیا ہے اگر ثبوت نہ ہو تو میں سنی ہو جاؤں گا۔ اگر ہو گیا تو وہ شیعہ ہو جائے گا۔ ثبوت ان چار کتابوں سے ہونا چاہیے: صحیح بخاری، مسلم، ترمذی، مشکوٰۃ۔؟ ازراہ کرم کتاب و سنت کی روشنی میں جواب دیں جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

پیغمبر اسلام علیہ والہ السلام کو یہ آیت ممانعت کرتی ہے کہ وحی پہنچنے سے پہلے تم آیت پڑھ کر مت سنایا کرو۔ آیت ہے:

”وَلَا تَجْعَلْ بِنُزُولِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقْضَىٰ إِلَيْكَ وَحْيُهُ“

”تو قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کر اس سے پہلے کہ تیری طرف جو وحی کی جاتی ہے وہ پوری کی جائے“ (سورۃ طہ: 114)

اب قرآن نازل ہونے سے پہلے وہ قرآن کو نہیں جانتا تھا تو کیوں نہ پہلے سنا دیتا تھا جس سے ان کو منع کیا گیا جب قرآن خود اس بات کی گواہی دے رہا



ہے تو پھر بخاری و مسلم وغیرہ قرآن کے مقابلہ میں کیا زیادہ معتبر ہو سکتی ہے؟ (دار الشریعہ سادات کالج لاہور۔ نمقہ خادم الشریعۃ المطہرۃ علی البخاری لقلمہ)

محدث روپڑی

شیعہ عالم کا فرض تھا کہ سائل کو کلمات شریک (یا علی مدد) سے روکتے نیز کسی کو قبلہ و کعبہ کہنا بھی ٹھیک نہیں کیونکہ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا شبہ پڑتا ہے مگر شیعہ عالم نے اس کی پرواہ نہیں کی۔ اسی سے ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ اصل سوال کے جواب میں کیا خیر ہوگی۔ خیر سنیہ!

جواب کی بسم اللہ ہی غلط ہے معلوم ہوتا ہے کہ عربیت سے ناواقف ہیں ورنہ (علیہ وآلہ السلام) ترکیب ضعیف استعمال نہ کرتے بلکہ (علیہ وعلی آلہ السلام) لکھتے کیونکہ ضمیر مجرور پر عطف کے وقت اعادہ جارے کا ضروری ہے چنانچہ کتبِ نحو میں مسئلہ مشہور ہے۔

پہلے سوال کا جواب تو کچھ نہیں دیا اور دیتے بھی کہاں سے جبکہ کتب اہلسنت میں اس کا نام و نشان نہیں ہاں دوسرے سوال کے جواب کے لئے جرات کی ہے مگر اس کا جواب بھی نہ دیتے تو بہتر تھا کیونکہ جواب دینے سے ان کی علمیت کا راز فاش ہو گیا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

”وَكذَلِكَ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ اَمْرِنَا نَاكُنتَ تَدْرِى بِالْكِتَابِ وَلَا الْاِيْمَانِ وَلَا كُنْ جَعَلْنَاهُ نُورًا نُّبْدِيْ بِهٖ مِّنْ نَّشَاۗءٍ مِّنْ عِبَادِنَا وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْ اِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ“

”اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے روح کو اتارا ہے، آپ اس سے پہلے یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ کتاب اور ایمان کیا چیز ہے؟ لیکن ہم نے اسے نور بنایا، اس کے ذریعہ سے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں، ہدایت دیتے ہیں، بیشک آپ راہ راست کی رہنمائی کر رہے ہیں۔“ (سورۃ الشوریٰ: 52)

اس آیت میں صاف ظاہر ہے کہ آپ کو وحی کے ذریعہ سے علم ہوا ہے۔ پہلے آپ کو کتاب کا کوئی علم نہ تھا بلکہ ایمان کی اصل حقیقت سے بھی ناواقف تھے۔

رہی وہ آیت جو شیعہ عالم نے پیش کی ہے وہ پوری نہیں لکھی۔ اس کے اخیر میں

”وَقُلْ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا“

”ہاں یہ دعا کر کہ پروردگار! میرا علم بڑھا“ (سورۃ طہ: 114)

بھی ہے اس کی تفسیر خیر الامۃ (ان کا لقب جبر الامۃ معروف ہے) مفسر القرآن ابن عباس نے یہ کی ہے کہ جب جبرئیل علیہ السلام قرآن مجید کی وحی لے کر رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوتے اور رسول اللہ ﷺ پر پڑھنا شروع کرتے تو آپ ﷺ بھولنے کے خوف سے ساتھ ساتھ پڑھتے جاتے جیسے شاگرد استاد کے ساتھ پڑھتا ہے اس پر ارشاد ہوا کہ وحی ہونے سے پہلے جلدی کرنے کی ضرورت نہیں اور کہ اے میرے رب مجھے علم زیادہ دے۔



انہی کے ٹکڑے (کہ اے میرے رب! مجھے علم زیادہ دے) سے اس طرف اشارہ ہے جو وحی تجھے آچکی ہے تو اس کے بھولنے سے ڈرتا ہے خدا تجھے اس سے زیادہ دینا چاہتا ہے پس تیرا یہ ڈر فکر ٹھیک نہیں!

دوسری جگہ خداوند تعالیٰ اس کی زیادہ وضاحت کرتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

”لَا تُحْزِكْ بِهِ لِسَانِكَ لِتَعَجَّلَ بِهِ - إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ - فَإِذَا قَرَأْتَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ - ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ“

”(اے نبی) آپ قرآن کو جلدی (یاد کرنے) کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔ اس کا جمع کرنا اور (آپ کی زبان سے) پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔ ہم جب اسے پڑھ لیں تو آپ اس کے پڑھنے کی پیروی کریں۔ پھر اس کا واضح کر دینا ہمارے ذمہ ہے“ (سورۃ القیامتہ: 16 تا 19) ملاحظہ ہو بخاری جلد 2 کتاب التفسیر ص 734۔

ناظرین!

خیال فرمائیں کہ جب ان کے علامہ فہامہ بلکہ مجتہد العصر بلکہ قبلہ و کعبہ کلام الہی سے اتنے بے خبر ہیں کہ بعض آیات کا پتہ ہی نہیں کہ قرآن مجید میں ہیں یا نہیں اور جن کا پتہ ہے ان کی تفسیر کا پتہ نہیں تو ان کے عوام کی کیا حالت ہوگی ان کی نسبت تو یہ کہنا بالکل درست ہوگا۔

قیاس کن زنگستان من بہار مرا

میرے خیال میں کلام الہی سے یہ اس لئے واقفی ضروری نہ سمجھتے ہوں گے کہ یہ قرآن مجید حضرت عثمان وغیرہ کا جمع کردہ ہے۔ اگر واقعی یہ وجہ ہے تو پھر حضرت علی کا جمع کردہ قرآن مجید پیش کریں۔ اگر نہیں تو پھر مذہب شیعہ کی کوئی آسمانی کتاب ہی دنیا میں موجود نہ ہوئی۔ پس اس سے بڑھ کر شیعہ مذہب کے بناوٹی ہونے کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے؟ فقط

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد 01